Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹ ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۲ جمادی الاوّل ۱۳۹۲ھ ۵ وفا ۱۳۵۱ ہش ۵ جولائی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۵۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۴ وفا ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۴ وفا ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی لاہور سے واپس تشریف لے آئی ہیں۔

آپ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت سے آپ کی کامل و عاجل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ ۔ ۴ وفا ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی عام طبیعت تو بہتر ہے مگر گھبراہٹ اور بےچینی کی تکلیف ابھی جاری ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم کرنل عطاء اللہ صاحب ابن محترم چوہدری غلام سرور صاحب آف او کاڑہ کا سی۔ایم۔ایچ لاہور میں گھٹنے کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

(صلاح الدین احمد مشیر قانونی و ناظم جائداد)

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے طلباء کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ محکمہ تعلیم کی تازہ ہدایت کے مطابق سکول ہذا موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ۱۱ر ستمبر ۷۲ء کی بجائے اب ۲۶ر اگست ۷۲ء بروز ہفتہ کھلے گا۔ تمام طلباء و اساتذہ ۲۶ر اگست کو سکول میں حاضر ہوجائیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان جب متقی ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اسکے غیر میں فرقان رکھ دیتا ہے

تب اسے ہر تنگی سے نجات مل جاتی ہے اور خدا تعالیٰ تمام مشکلات سے اسے بچالیتا ہے

"ہماری جماعت جو دن رات نشانات کو دیکھتی ہے اسے چاہیئے کہ اپنی تبدیلی کرے۔ جو شخص امن کے زمانہ میں خدا سے ڈرتا ہے وہ بچایا جاتا ہے۔ ڈرنے والے زمانہ میں تو ہر ایک ڈرتا ہے۔ جب سونٹا اٹھایا جاوے تو اس سے بھیڑ، بکری، کُتّا، بلّی سب ڈرتے ہیں۔ انسان کی اس میں کونسی خوبی ہو۔ یہ تو اس حالت میں اُن سے جاملا۔ اسکی دانشمندی اور دُوربینی کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے تھا کہ پہلے ہی سے ڈرتا۔ . . حقیقی ایمان ایک موت ہے۔ جبتک انسان اس موت کو اختیار نہ کرے، دُوسری زندگی مل نہیں سکتی۔

جو لوگ نری بیعت کرکے چاہتے ہیں کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں وہ غلطی کرتے ہیں، اُن کو نفس نے دھوکا دیا ہے۔ دیکھو طبیب جس وزن تک مریض کو دوا پلانی چاہتا ہے۔ اگر وہ اُس حد تک نہ پی وے تو شفاء کی امید رکھنی فضول ہے۔ مثلاً وہ چاہتا ہے کہ دس تولہ استعمال کرے اور یہ صرف ایک ہی قطرہ کافی سمجھتا ہے، یہ نہیں ہوسکتا۔ پس اس حد تک صفائی کرو اور تقویٰ اختیار کرو جو خدا کے غضب سے بچانے والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رجوع کرنیوالوں پر رحم کرتا ہے، کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو دُنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ انسان جب متقی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے اور اُسکے غیر میں فرقان رکھ دیتا ہے اور پھر اُسکو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے نہ صرف نجات بلکہ یرزقہ من حیث لا یحتسب۔ پس یاد رکھو جو خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے خدا تعالیٰ اُسکو مشکلات سے رہائی دیتا ہے اور انعام و اکرام بھی کرتا ہے اور پھر متقی خدا کے ولی ہو جاتے ہیں۔ تقویٰ ہی اکرام کا باعث ہے۔ کوئی خواہ کتنا ہی لکھا پڑھا ہوا ہو، وہ اسکی عزّت و تکریم کا باعث نہیں اگر متقی نہ ہو۔ لیکن ادنیٰ درجہ کا آدمی بالکل اُمّی ہو مگر متقی ہو، وہ معزّز ہوگا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۶۱، ۳۶۲)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

دکھی انسانیت کی فلاح کے لئے

اسلام کا نور براعظم افریقہ میں پھیل رہا ہے۔ قرآن عظیم کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کا کام شروع ہو چکا ہے۔ عیسائیت اور لادینیت کے اثرات کو کم کرنے کے لئے درسگاہیں جاری ہو رہی ہیں۔ اسلام کی تعلیم کے عین مطابق انسانیت کی فلاح کے لئے طبّی مراکز کھل رہے ہیں۔ جن سے ہزارہا مریض فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ سب پروگرام فنڈز چاہتے ہیں۔ چنانچہ اسی غرض سے ہمارے واجب الاطاعت امام نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" قائم کیا ہے۔ آیئے ہم سب مل کر اس فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر کریں۔ تاکہ غلبہ اسلام کے دن بہت جلد آجائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپواکر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ماہ وفا ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیاتِ ابدی پانے کا راز

اللہ تعالیٰ اپنے مامور کو اُسی وقت ہی دنیا میں مبعوث کرتا ہے جب لوگ رُوحانی موت کی آغوش میں جا رہے ہوتے ہیں اور ان کے لئے خود اپنی کوششوں سے روحانی موت کے چنگل سے بچنا ممکن نہیں رہتا۔ وہ اپنی گمراہیوں اور بداعمالیوں کی وجہ سے ایسے گرداب میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں کہ اُس میں سے وہ از خود نکل نہیں سکتے۔ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور وہ اپنے ایک بندہ کو مصلحتِ عام کے لئے خاص کر کے دنیا میں کھڑا کرتا ہے جو انہیں اپنی قوّتِ قدسیہ کی مدد سے اُس گردابِ بلا سے نکالتا اور خدائی حکم کے ماتحت تیرتی ہوئی کشتی میں سوار کر کے انہیں سلامتی کے ساتھ ساحلِ مراد پہ پہنچا دیتا ہے۔

بہ الفاظِ دیگر یُوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا مامور اُسی وقت ہی دنیا میں مبعوث ہوتا ہے کہ جب لوگ اپنی بداعتقادیوں اور غلط کاریوں کی وجہ سے آگ کے گڑھے کے کنارہ پر جا پہنچتے ہیں اور اس میں گرنے ہی والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے مبعوث کردہ مامور کے ذریعہ انہیں اُس آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچا لیتا ہے اور اس طرح انہیں ایک نئی زندگی سے ہمکنار کر دیتا ہے۔ لیکن اُس گردابِ بلا اور اُس آگ کے گڑھے سے بچ نکلنے میں کامیاب وہی ہوتے ہیں جو اُس مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہہ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھ لیتے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہوئے تو اُس وقت بحر و بر میں فساد رُونما ہو جانے کے باعث لوگ آگ کے گڑھے کے کنارہ پر کھڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اسی لئے مبعوث فرمایا کہ آپؐ انہیں اُس گڑھے میں گرنے اور آگ میں بھسم ہونے سے بچائیں۔ چنانچہ جو لوگ آپؐ پر ایمان لائے وہ فی الحقیقت نہ صرف خود اُس میں گرنے سے بچائے گئے بلکہ وہ دوسروں کو اُس آگ میں گرنے سے بچانے کا وسیلہ بنے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پُورا پُورا فرمانبردار بننے اور اپنی زندگی کے آخری سانس تک فرمانبردار بنے رہنے کی تلقین کرتے ہوئے انہیں اپنا یہ احسان یاد دلایا ہے کہ وہ اپنی گمراہی اور بدعملی کی وجہ سے آگ کے گڑھے کے کنارہ پر کھڑے تھے اور اُس میں گر کر بھسم ہوا ہی چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر کے انہیں اُس روحانی موت سے بچا لیا چنانچہ فرمایا:-

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (آلِ عمران آیت ۱۰۴)

اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔
اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

یہ تو صحیح ہے کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے وہ آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچائے گئے لیکن محض ایمان لانے کے نتیجہ میں ایسا نہیں ہوا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے اللہ اور رسولؐ کی کامل اطاعت اختیار کر کے اپنی زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا کیا اور اُس عہد کو جو اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر اللہ تعالیٰ سے کیا تھا اسے پورا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ ان کی یہ کامل فرمانبرداری اور ایفائے عہد کی یہ بے نظیر کیفیت ہی انہیں رُوحانی موت سے بچانے اور ایک نئی زندگی یعنی حیاتِ ابدی سے ہمکنار کرنے کا موجب بنی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اطاعت و فرمانبرداری اور ایفائے عہد کا قرآنِ مجید میں بطورِ خاص ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ (احزاب آیت ۲۴)

ان مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس وعدہ کو جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا سچا کر دیا پس بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نیت کو پورا کر دیا اور بعض ایسے بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں (کہ موقع آئے تو وہ بھی اپنی نیت کو پُورا کر دکھائیں) اور انہوں نے اپنے ارادہ میں کوئی تزلزل نہیں آنے دیا۔

پس رُوحانی موت کے چنگل سے بچنے اور حیاتِ ابدی کا وارث بننے کے لئے محض ایمان لانا کافی نہیں ہوتا بلکہ ضروری ہوتا ہے کہ مومن ایمان لانے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کا جو عہد باندھتے ہیں اسے عملاً پورا کر دکھائیں۔ جب وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورے تعہد سے بجا لا کر اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی مالی اور جانی قربانیاں پیش کر کے اپنے عہد کو پورا کر دکھاتے ہیں تو وہ حیاتِ ابدی کے وارث قرار پا کر عند اللہ سُرخرو ٹھہرتے ہیں۔ حیاتِ ابدی پانے کا یہی وہ راز ہے جس کی طرف اِس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بار بار اور بڑے شدّ و مد کے ساتھ توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔"

(فتح اسلام)

شروع ہی میں یہ اچھی طرح واضح کرنے کے بعد کہ اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی اس امر پہ موقوف ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس قدر محنت اور جانفشانی سے کام لیں کہ ہمارے جگر خون ہو جائیں اور ہم اس کے ظہور کے لئے اپنے سب آراموں کو کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول کرنے کو تیار ہو جائیں۔ حتّٰی کہ اس راہ میں مرنا اور موت قبول کرنا ہمارے لئے آسان ہو جائے، آپ نے اپنے آنے کی یہی غرض بیان فرمائی اور اپنے متبعین پر بار بار واضح فرمایا کہ اگر وہ خدا کی راہ میں موت قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے تو خدا تعالیٰ انہیں حیاتِ ابدی کا وارث بنائے گا اور اسلام کے زندہ ہونے اور غالب آنے کے ساتھ ساتھ وہ خود بھی ایک نئی اور ابدی زندگی سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں گے۔ مثال کے طور پر آپ نے اپنے متبعین کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"مَیں سچ کہتا ہوں کہ یہ (یعنی احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے خدائی جماعت کا قیام) ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کیلئے پیدا کر دی ہے۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسنِ ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اُس چشمہ کے قریب آ پہنچے ہو جو اِس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے، ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا طریق کیا ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ کے جو دو حق تم پر قائم ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو، ان میں سے ایک خدا کا حق ہے دوسرا مخلوق کا۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۴، ۱۸۵)

پس حیاتِ ابدی پانے کا راز یہی ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورے تعہد سے ادا کرنے اور بڑھ چڑھ کر مالی و جانی قربانیاں پیش کر کے موت قبول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ خدا تعالیٰ اس کے صلہ میں ہمیں اپنے فضل سے ایک نئی زندگی اور حیاتِ ابدی کا وارث بنائے گا۔ اور سچ یہ ہے کہ وہ ہمیں حضور علیہ السلام کی بعثت کے وقت سے ہی اس کا وارث بناتا چلا آ رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیتھولک عیسائیوں کا عظیم مرکز —— ویٹی کان

(محترم حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ)

سرزمین اطالیہ کے دارالحکومت روم کی شہری حدود میں ایک آزاد سلطنت قائم ہے۔ جس کا رقبہ معمولی ہے یعنی چالیس ہیکٹر۔ یہ اندازاً ۱۰۸ ایکڑ بنتے ہیں۔ اس کی آبادی ۵۰۰ نفوس کی ہوگی۔ اس شہر یا سلطنت کا نام "ویٹی کان" ہے۔

یہ ننھا سا شہر کیتھولک کلیسیا کا مرکز ہے۔ یہیں عیسائی دنیا کی مقدس ترین ہستی رہتی ہے جسے عرف عام میں پوپ کے معزز نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور اسی جگہ سے وہ ساری دنیا میں اپنے پیروؤں پر روحانی حکمرانی کرتا ہے۔ یہ شہر عیسائیوں کا انتہائی مقدس مقام ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں شہنشاہ نیرو کے عہد میں سب سے پہلے عیسائیوں کو قتل کیا گیا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت مسیح کے پہلے جانشین پطرس کو ۶۷ء میں صلیب دیا گیا۔ اور وہ یہیں مدفون ہوئے۔ ان کا مزار اسی وقت سے لے کر آج تک ساری دنیا کے مسیحیوں کی زیارت گاہ ہے۔

اس شہر میں کلیسائے پطرس کی عمارت دنیا کے تمام گرجوں سے بڑی ہے۔ ایک عیسائی چوک پطرس میں پہنچ کر جب ویٹی کان کے محلات کی قدیم دیواروں پر نظر ڈالتا ہے تو جذبات سے مغلوب ہو کر اس کی آنکھیں آنسوؤں سے نم ہو جاتی ہیں۔

پاپائیت یعنی خلافت حضرت مسیح علیہ السلام پطرس کے زمانہ سے لے کر آج تک زندہ ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک پوپ زمین پر خدا کا نمائندہ ہے اور زبردست قوت و شوکت کا مالک ہے۔ دینی سلطنتوں کے عروج و زوال کے باوجود آج بھی اس کی حکمرانی قائم ہے۔ تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ بعض پوپ عملاً ویٹی کان میں نہیں رہے لیکن اس کے باوجود یہ شہر پاپائیت کی تمام روایات کا آئینہدار ہے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں سے کیتھولک فرقہ کی روحانی حکومت چلائی جاتی ہے۔

ویٹی کان کی عمارات

قصر پطرس کے بالمقابل سینٹ انجلو کا قلعہ ہے اور سامنے ایک گول میدان ہے جس کے دونوں طرف عظیم ستونوں والے گول برآمدے ہیں۔ یہ میدان پیازا کہلاتا ہے اس کے عین وسط میں پتھر کی ایک بہت بڑی لاٹ نصب ہے جس کے چاروں طرف ٹھنڈے پانی کے فوارے چلتے ہیں۔

دائیں برآمدوں کی جانب گرجے کے بالکل قریب ہی ویٹی کان کے محلات کو راستہ جاتا ہے اور بائیں برآمدوں کی جانب "ویٹی کان" کے باغات ہیں۔ اور اسی جانب اس مقدس شہر میں داخل ہونیوالی سواریوں کی سب سے بڑی شاہراہ ہے۔

پیازا کے دائیں جانب ویٹی کان کے محلات ہیں اور یہ کلیسائے پطرس کے ساتھ برآمدوں کے ذریعہ ملحق ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے قدیم محلات چوتھی صدی عیسوی میں تعمیر ہوئے تھے اور بعد میں آنے والے پوپ ان میں اضافہ کرتے رہے۔ اس وقت ان محلات میں بیس صحن اور تقریباً ایک ہزار کمرے ہیں۔ دائیں برآمدوں والی طرف جو محلات ہیں ان میں سب سے اونچی عمارت میں پوپ کے تین ذاتی کمرے ہیں ان میں سے دو کی کھڑکیاں چوک کے سامنے کھلتی ہیں اس محل کے عقبی جانب پوپ کے دفاتر ہیں۔ گرجے کے پیچھے پہاڑی کی ڈھلوان پر ویٹی کان کی ننھی سلطنت کے گورنر کی رہائش گاہ اور باغات ہیں۔

دائیں جانب خاصی دور پرے موٹروں کے گیراج، گودام، چھاپے خانے اور حکام خاص کی رہائش گاہیں ہیں۔ اور پہاڑی کی چوٹی پر ریڈیو ویٹی کان کا بہت اونچا لوہے کا انٹینا ہے۔

چند دلچسپ تاریخی واقعات

ویٹی کان کی تاریخ دلچسپ واقعات سے بھری پڑی ہے ابھی حال ہی میں دوسری جنگ عظیم کے دوران ستمبر ۱۹۴۳ء میں نازیوں نے بزور شمشیر ویٹی کان کی سرحدیں روند ڈالیں۔ کئی دن تک یہ بات یقینی نہ ہوسکی کہ شہر پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ ایک شب اس شہر پر چار بم بھی گرائے گئے جو کلیسا پر تو نہ گرے بلکہ کچھ دور پرے ہٹ کر باغ میں گر کر پھٹ گئے۔

سلطنت روما جب تک طاقتور رہی ویٹی کان کی محافظ رہی مگر جب وحشی اقوام نے اس سلطنت پر حملے شروع کئے تو پوپ سٹیفن سوم نے پے پال شہنشاہ فرانس سے درخواست کی کہ وہ اس کی حفاظت کرے ۷۵۴ء میں ماتمی لباس پہنے اور سر میں خاک ڈال کر وہ شہنشاہ کے دربار میں حاضر ہوا اور اس کے قدموں میں گر کر ملتجی ہوا کہ خدا اور اس کے مسیح اور پطرس کی خاطر وہ اس کی حفاظت کا سامان کرے۔ اس طرح اس شہنشاہ کی سرپرستی میں روم اور اس کے نواح کا بہت سا علاقہ پوپ کی عملداری میں آگیا

چوتھی صدی عیسوی میں شہنشاہ قسطنطین کے ساتھ ایک معاہدہ صلح کے نتیجہ میں پوپ کو شہر روم اور اس کے گرد قریباً ۳ لاکھ ایکڑ کی زمین پر حکمرانی کے حقوق مل گئے۔ شہنشاہ پے پال کے عہد میں جو معاہدہ ہوا۔ اس کی رو سے اس علاقہ کے علاوہ صوبہ رومانہ کی عملداری بھی حاصل ہو گئی۔ اٹھارہویں صدی کے دوران پوپ کی حکمرانی بہت بڑے علاقہ پر تھی اور اسی کے زیرنگیں قریباً سولہ ہزار مربع میل کا علاقہ تھا۔ دس گیارہ شہر اس کی حکومت میں شامل تھے لیکن ۱۸۷۰ء میں یہ سب علاقہ اطالیہ کی سلطنت میں شامل کر لیا گیا۔ اور پوپ کے پاس نام کی بھی دنیاوی حکومت نہ رہی اور سب علاقے چھن گئے۔ ۱۹۲۹ء میں معاہدہ لیٹرن کے تحت پوپ کو دوبارہ حاکمانہ حقوق مل گئے

ویٹی کان کے یہ نہایت مختصر سے حالات ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے پیروکاروں نے اپنے آقا و مرشد کی خلافت کو زندہ و تابندہ رکھنے کے لئے عظیم قربانیاں پیش کرنے میں دریغ نہ کیا اور نتیجہ یہ ہے کہ آج دو ہزار برس گزر جانے کے بعد بھی مسیح موسوی کی خلافت زندہ ہے۔

آج مسیح محمدی کا زمانہ ہے۔ اگرچہ خدا کا برگزیدہ مسیح ثانی (علیہ السلام) ہم میں موجود نہیں۔ لیکن اس کا نائب اور عظیم خلیفہ ہم میں اپنی پوری شان کے ساتھ موجود ہے۔ احمدی قوم نے خلافت کی برکات کا بارہا مشاہدہ کیا ہے کبھی کبھی پُرخطر گھڑیاں آئیں لیکن خدا کے یہ برگزیدہ خلفاء اپنی قوم کو نہایت حفاظت کے ساتھ نکال کر لے آئے۔ انسان تو فانی ہے۔ لیکن خلافت کی نعمت دائمی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف الوصیت میں جس بابرکت قدرت ثانیہ کا ذکر فرمایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی جان و دل سے حفاظت کریں۔ اس کی فرمانبرداری کریں۔ اطاعت کریں۔ اور اس کی ہر آواز پر پروانہ وار لبیک کہہ دیں اور اگر وقت آجائے اور جان دینے کا مطالبہ ہو تو اس حقیر اور فانی چیز کو بھی اپنے محبوب خلیفہ کے قدموں میں ڈال دیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خلافت کی اہمیت کی طرف متعدد بار جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ ان بابرکت ارشادات میں سے صرف ایک پیش خدمت ہے۔

" تبلیغ اسلام کو ہمیشہ جاری رکھو اور نظام خلافت سے اپنے آپ کو پورے اخلاص کے ساتھ وابستہ رکھو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا ہے کہ "میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے"۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی لکھا ہے کہ

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا"۔

سو تم قیامت تک خلافت کے ساتھ وابستہ رہو تا کہ قیامت تک خدا تعالےٰ کے تم پر بڑے بڑے فضل نازل ہوں۔

حضرت مسیح ناصری سے آپ کا مسیح بہت بڑا تھا۔ مگر عیسائیوں میں اب تک پوپ جو پطرس کا خلیفہ کہلاتا ہے چلا آرہا ہے اور یورپ کی حکومتیں بھی اس سے ڈرتی ہیں نپولین جیسا بادشاہ ایک دفعہ پوپ کے سامنے گیا اور وہ گاڑی میں بیٹھنے لگا تو اس وقت قاعدہ کے مطابق پوپ کو مقدم رکھنا ضروری تھا مگر نپولین نے یہ ہوشیاری کی کہ وہ دوسری طرف سے اسی وقت اندر جا کر بیٹھ گیا جس وقت پوپ بیٹھا تھا اور اس طرح اس نے چاہا کہ وہ پوپ کے برابر ہو جائے اگر عیسائیوں نے اپنی مُردہ خلافت کو اب تک جاری رکھا ہوا ہے تو آپ لوگ اپنی زندہ خلافت کو کیوں قیامت تک جاری نہیں رکھ سکتے۔"

(الفضل ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۹ء)

اُذکروا موتٰکم بالخیر

میری خوشدامن محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ مرحومہ

محترمہ پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے

میری خوشدامن محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ زوجہ حضرت مرزا غلام رسول صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ریڈر جوڈیشنل کمشنر پشاور نے مورخہ ۱۲ مئی ۷۳ء کو صبح کے وقت ایبٹ آباد میں وفات پائی جہاں وہ اپنے فرزند برادرم مرزا عبداللہ جان صاحب چیئرمین الیکشن ٹریبیونل۔ صوبہ سرحد کے ہاں مقیم تھیں۔ ۱۳ مئی کو ربوہ میں میرے والد صاحب مرحوم کے جنازہ کے ساتھ ہی ان کا جنازہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹½ بجے صبح پڑھایا اور پھر مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہوئیں۔

مرحومہ بہت ہی سادہ طبع۔ نیک عبادت گزار اور رؤیا صادقہ سے مشرف تھیں جن دنوں برادرم مرزا عبداللہ جان نے پی سی ایس (جوڈیشنل) کا امتحان دیا تو ان کی کامیابی کے راستے میں بعض مشکلات حائل تھیں۔ میرے خسر صاحب مرحوم حضرت مرزا غلام رسول صاحب رضی اللہ عنہ دعاؤں کے میدان کے دھنی تھے۔ اور دعاؤں میں رات دن ایک کر دیا کرتے تھے تاوقتیکہ حضرت احدیت جل شانہٗ و عز اسمہٗ کی طرف سے خوشخبری یا جواب حاصل نہ کر لیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ پر اس توکل اور دعاؤں کی قبولیت پر اس قدر یقین تھا کہ بڑے سے بڑے لوگوں کے مقابلے پر ڈٹ جاتے تھے۔ اور اپنی دعاؤں کی وجہ سے کامیاب ہوتے تھے اس موقعہ پر انہوں نے بہت زور مارا گریہ و عاجزی میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر آسمان سے کوئی جواب نہ ملا۔ تب ہماری ان خوشدامن صاحبہ کو خواب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتایا گیا کہ یہ معاملہ تب بنے گا جب خلیفۃ المسیح دعا کریں گے۔

تب محترم غلام رسول صاحبؓ نے خاکسار کو قادیان میں ایک فوری خط لکھا کہ عبداللہ جان کی والدہ کو خواب میں یہ حکم ہوا ہے۔ تم فوراً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ سے ملاقات کر کے یہ خواب بیان کرو اور حضور پرنور سے عبداللہ جان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا کرو خاکسار نے ایسا ہی کیا۔ حضور انور رضی اللہ عنہ نے دعا فرمائی اور تسلی دلائی اور برادرم مرزا عبداللہ جان صاحب پراونشل سول سروس (جوڈیشنل برانچ) میں لے لئے گئے۔

خلافت اولیٰ کے بعد جب جماعت میں اختلاف ہوا تو ہماری "اماں" نے تو فوراً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی لیکن ان کے خاوند محترم مرزا غلام رسول صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ غیر مبائع ہی رہے "اماں" انہیں کہتیں کہ آخر مار کھا کے (یعنی خدائی نشان دیکھ کر) آپ نے اِدھر ہی آنا ہے تو پہلے کیوں نہیں آجاتے۔

"مار کھا کے اِدھر ہی آنا ہے" کے فقرہ میں ایک قصہ مضمر ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ محترم مرزا صاحب مرحوم حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے وصال کے بعد سخت ابتلاء کے چکر میں پھنس گئے تھے۔ جب حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیۃ میں اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر یہ اعلان کیا کہ آپ کی اجل مقدر قریب ہے تو مخالف دشمنوں نے آپ کی وفات کے متعلق جھوٹی من گھڑت پیشگوئیاں کرنا شروع کر دیں۔ اُن سے ایک ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی تھا جس نے پیشگوئی کی کہ مرزا صاحب ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک وفات پائیں گے۔ بعد میں اس نے پیسہ اخبار لاہور اور امرتسر کے ایک اخبار میں اس پیشگوئی کو تبدیل کر دیا اور اعلان کیا کہ اب اس پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب (یعنی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام) ۲۱ اگست کو وفات پائیں گے۔ احباب جماعت میں سے بعض کو اس تبدیلی کا علم نہ ہوا۔ سو جب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اپنی وحی مقدس کے مطابق اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے تو محترم مرزا صاحب مرحوم کو ابتلاء آ گیا کہ ایک جھوٹے شخص کی پیشگوئی کیوں سچی نکلی۔ ایبٹ آباد کے بعض علماء کو ان کے ابتلا کا علم ہوا تو انہوں نے ان کو اپنی طرف ملانا چاہا مگر مرزا غلام رسول صاحب مرحومؓ نے انہیں جواب بھیجا کہ یہ درست ہے کہ میں ابتلاء کی حالت میں ہوں۔ لیکن وہ چہرہ جس کو میں نے دیکھا اور جس پر میں ایمان لایا تھا اگر جھوٹا تھا تو پھر دنیا میں کوئی بھی سچا انسان نہیں۔ تب میں مذہب کو ہی خیرباد کہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کو ان کی اصلاح منظور تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یرقان کی بیماری میں مبتلا کر دیا ساتھ ہی پیشاب میں خون آنے لگا بہت علاج کیا مگر بے سود آخر جب ان کی حالت خطرناک صورت اختیار کر گئی تو کشفی حالت میں انہوں نے دیکھا کہ وہ چارپائی پر لیٹے ہیں کہ دو فرشتے آئے اور کہنے لگے ابھی وقت ہے۔ سیدھا ہو جا۔ ورنہ تو توپ کے منہ کے آگے ہے۔ اڑا دیا جائے گا اس کے بعد مرزا صاحب مرحوم بہت مضطرب ہوئے اور اسی بے چینی اور گھبراہٹ کے عالم میں انہوں نے اپنے ابتلاء بیماری اور اپنے اس کشف کا سارا ماجرا حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تحریر کر کے درخواست کی کہ اگر آپ مجھے تباہی سے بچا سکتے ہیں تو بچائیں اُسی زمانے میں ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی والی پیشگوئی کے سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے (جو بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بنے) ایک کتاب "صادقوں کی روشنی" تصنیف کی تھی۔ مرزا غلام رسول صاحبؓ کے خط کے جواب میں حضرت خلیفہ اولؓ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ تصنیف ان کو بھجوا دی جسے پڑھ کر ان کے سارے شکوک و اوہام کافور ہو گئے اور انہوں نے پورے ایمان و انشراح سے حضرت حکیم الامتؓ کے حضور بیعت کا خط لکھ دیا۔ مرزا صاحب مرحومؓ بیان کرتے تھے کہ جب میں نے وہ خط پوسٹ کر دیا تو مجھ پر کشفی حالت وارد ہوئی اور جسم پر ایک جھٹکا سا لگا اور میں نے دیکھا کہ میرا سارا جسم یرقان سے تندرست ہے۔ صرف دونو بازو زرد رہ گئے ہیں۔ دوسرے جھٹکے پر زردی صرف کہنیوں تک رہ گئی اور تیسرے جھٹکے پر میں نے یرقان کی زردی کو پانی کی طرح اپنی انگلیوں سے نکلتی دیکھیں اس کے بعد میں صحتیاب تھا۔

سو خلافت اولیٰ کے بعد انہیں جو اماں نے یہ کہا تھا کہ آخر مار کھا کے آپ نے اِدھر ہی آنا ہے اس نشانی کی طرف اشارہ کیا تھا۔

محترم مرزا صاحب نے کافی عرصہ بیعت کی لیکن اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہے۔ آخر ایک دن ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی کہ (مفہوماً) اس وقت جتنے انسان موجود ہیں ان سب میں میرا مقرب ترین بندہ مرزا بشیرالدین محمود احمد ہے۔ بس پھر کیا تھا مرزا صاحب مرحوم نے اسی وقت بیعت کا خط لکھ کر اپنے سر پر رکھ لیا اور اماں کی بات پوری ہوئی کہ مار کھا کے آخر آپ نے بھی ادھر ہی آنا ہے۔

میری اہلیہ نے بتایا کہ ہمارے میاں جی (محترم مرزا صاحب مرحوم) دورے پر گئے ہوئے تھے۔ اماں کے پاس گھر کے خرچ میں سے آخری دونی تھی میں نے اور بشیر نے ضد کی کہ یہ دونی ہمیں دے دے تو اماں کہنے لگی یہ آخری دونی ہے رات کو اس کی دال پکائیں گے۔ اتنے میں ایک فقیرنی آ کر صدا دی تو اماں نے وہ دونی فقیرنی کو دے دی اس پر میں اور بشیر بڑے جز بز ہوئے کہ ہمیں تو نہ دی اور فقیرنی کو دیدی اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ یکدم میاں جی آ گئے۔ اور پھلوں کے ٹوکروں سے ہمارا گھر بھر گیا تب اماں نے ہمیں بلا کر کہا کہ دیکھو۔ خدا کے راستے میں میں نے اپنی آخری دونی دے دی تو خدا نے بھی ایک منٹ کے اندر پھل سے ہمارا گھر بھر دیا۔ خدا تعالیٰ کے راستے میں دینے کا اس طرح نتیجہ نکلتا ہے۔

انہی کی طرف سے مزید یہ روایت ہے کہ ایک دن بارش ہو رہی تھی۔ خنکی بھی تھی اماں بچوں سمیت باورچی خانے میں بیٹھے بیٹھے کہنے لگی۔ اگر گرم گرم پلاؤ اس وقت کھانے کو مل جائے تو کتنا مزہ آئے؟ بارش ذرا تھمی۔ تو کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ دیکھا کہ ایک شخص پلاؤ کی بھری ہوئی پرات لئے کھڑا ہے کہ فلاں کے ہاں شادی تھی انہوں نے اماں کے لئے پلاؤ بھیجا ہے

حضرت مرزا غلام رسول صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

(بقیہ صفحہ ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ قرآن مجید منانے والی جماعتوں کا شکریہ

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۲۰ مئی تا ۲۶ مئی ہفتہ قرآن مجید منانے کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ امید تو یہی ہے کہ سبھی جماعتوں نے اس کی تعمیل کی ہوگی مگر دفتر نظارت تعلیم القرآن میں جن باسٹھ جماعتوں کی باقاعدہ رپورٹیں آئی ہیں۔ نظارت ان کے امراء صدر صاحبان اور مربیان کرام اور کارکنوں کی شکرگزار ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک رپورٹ بھیجنے میں غفلت کی ہے وہ بھی ریکارڈ کے لئے اب رپورٹیں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

۱ ٹوبہ ٹیک سنگھ
۲ مردان
۳ راولپنڈی
۴ خوشاب
۵ پشاور
۶ دارالبرکات ربوہ
۷ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ
۸ کوئٹہ شہر
۹ تخت ہزارہ
۱۰ محلہ باب الابواب ربوہ
۱۱ حسن پور چک ۱۲۱/ج ب لائلپور
۱۲ ایبٹ آباد
۱۳ ٹھرہ ضلع سیالکوٹ
۱۴ اسلامیہ پارک لاہور
۱۵ ڈیرہ اسماعیل خان
۱۶ دارالرحمت وسطی ربوہ
۱۷ بستی جمال والا کھی ملتان
۱۸ جڑانوالہ ضلع لائلپور
۱۹ گوجرانوالہ شہر
۲۰ باغبانپورہ لاہور
۲۱ سول لائن گوجرانوالہ
۲۲ احمدآباد ضلع تھرپارکر
۲۳ محلہ دارالسلام گوجرانوالہ
۲۴ گھوگھیاٹ۔ ضلع سرگودھا
۲۵ جہلم شہر
۲۶ ڈیرہ غازی خان
۲۷ سانگھڑ شہر
۲۸ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ
۲۹ حلقہ دارالذکر لاہور
۳۰ سرگودھا شہر
۳۱ ساہیوال شہر
۳۲ لدھڑ کرم سنگھ
۳۳ دارالیمن ربوہ
۳۴ سعود آباد کراچی
۳۵ سیالکوٹ شہر
۳۶ گنج مغل پورہ لاہور
۳۷ کنری (سندھ)
۳۸ چکوال
۳۹ رحمان پورہ لاہور۔
۴۰ ماڈل ٹاؤن
۴۱ بہاولپور شہر
۴۲ دارالعلوم شرقی وغربی
۴۳ نورنگر فارم ضلع تھرپارکر
۴۴ بیلد پور۔ ضلع شیخوپورہ
۴۵ لجنہ اماء اللہ دارالصدر شرقی ا
۴۶ لجنہ اماء اللہ ساہیوال
۴۷ گوجرخان
۴۸ کوہاٹ
۴۹ آنبہ ضلع شیخوپورہ
۵۰ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی
۵۱ میرپور خاص
۵۲ محمدآباد فارم ضلع تھرپارکر
۵۳ دھرم پورہ لاہور
۵۴ سمن آباد لاہور
۵۵ سول لائن لاہور
۵۶ دہلی دروازہ لاہور
۵۷ سلطان پورہ لاہور
۵۸ والٹن لاہور
۵۹ وحدت کالونی لاہور
۶۰ چک ۵۴۳ وہاڑی ضلع ملتان
۶۱ دارالنصر غربی ربوہ
۶۲ بشیرآباد ضلع حیدرآباد۔

پتہ مطلوب ہے

محترم چوہدری محمد اسلم صاحب ولد چوہدری سردار خان صاحب ساکن چک نمبر ۹ پنیار سرگودھا وصیت ۱۲۲۴۸ کے موجودہ ایڈریس کی دفتر ہذا کو ضرورت ہے اگر موصی صاحب خود یا ان کے دوست یا رشتہ دار یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو ان کے ایڈریس سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

واقفین زندگی طلباء کیلئے
ضروری اعلان

جو واقفین زندگی طلباء اس سال میٹرک اور ایف اے کا امتحان دے چکے ہیں اور جو بی اے اور ایم اے کے امتحان میں شامل ہوئے ہیں اپنے مکمل پتے سے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید کو اطلاع دیں اور جو طلباء اب زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں وہ بھی دفتر ہذا کو اطلاع دیں تاکہ ان کے وقف اور مستقبل کے پروگرام کے بارہ میں کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

(میری خوشدامن بقیہ صہ)

اماں کی از حد تعریف کیا کرتے تھے۔ کہ انہوں نے میری اور میرے بچوں کی از حد خدمت کی ہے اور رات اور دن اس خدمت میں ایک کر دیا ہے۔ سچ ہے کہ ایک نیک پارسا مومنہ کے لئے اپنے خاوند کی اطاعت اور خدمت میں زندگی گزارنا بہت سی عبادات سے بڑھ کر ہے۔

چنانچہ روایت ہے کہ ایک عورت بیوہ ہو گئی تو اس نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ حضور میں اپنی بقیہ زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارنا چاہتی ہوں تو مسیح پاک علیہ السلام نے اسے جواب دیا کہ بی بی اور خاوند کر لیں کہ ایک مسلمان خاتون کے لئے خاوند کی اطاعت اور خدمت میں زندگی گزارنا بہت سی عبادتوں سے بڑھ کر عبادت ہے (مفہوماً)

ہماری اماں بالکل اس خدمت اور اطاعت کا مرقع تھیں۔ گھر سے بہت ہی کم باہر قدم رکھتیں اور خانہ داری میں مصروف یا نماز اور ذکر الٰہی میں مشغول۔ اسی طرح ان کے شب و روز گزرتے تھے ہاں اردگرد کوئی غمی خوشی کا موقعہ ہوتا تو وہاں جاتی تھیں۔ اس طرح وہ وقرن فی بیوتکن کے قرآنی حکم کی پابند تھیں قرآن کریم میں امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو مندرجہ بالا یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنے گھروں میں وقار سے بیٹھو۔ سو خواتین کے لئے بہتر یہی ہے کہ اپنے گھروں میں وقار سے رہیں اور صرف اشد ضرورت پر ہی گھروں سے باہر جائیں۔

قرآن کریم کے اس حکم کی اماں پوری پوری تصویر تھیں اور ساری زندگی اپنے خاوند کی اطاعت اور ان کی اور ان کے اپنے بچوں کی خدمت میں اور عبادت الٰہی میں گزار دی۔

اماں ان پڑھ تھیں اور انتہائی طور پر سادہ۔ ان کے بچے ان کی سادگی سے خوب فائدہ اٹھاتے مگر دیکھیں کہ اس سادگی کے ساتھ انجام کیسا نیک ہوا۔ امام وقت سے دعائے مغفرت کروا کے مقبرہ بہشتی میں آکر آرام کی ابدی نیند کے مزے لینے لگیں۔ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ڈگریوں، ہماری چالاکیوں اور عقل و خرد کی جولانیوں پر نگاہ نہیں ڈالتا۔ اسے تو ایک مومن عبادت گزار عابد شاکر دل کی قدر ہے۔ اگر یہ صفات نہیں تو ظاہری علم ایک لعنت بن جاتا ہے ہماری اماں باوجود ظاہری علم سے خالی ہونے کے نیک انجام کو پا گئیں۔

اللھم اغفر لھا وارحمھا وارفع درجاتھا فی اعلیٰ علیین۔

درخواست دعا

میں ایک سال سے دل کا بیمار چلا آرہا ہوں اب تکلیف بڑھ گئی ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمادے۔ آمین

(ملک عبدالرشید اچھرہ لاہور)

میرے بہنوئی مکرم نورالحسن صاحب دو سال سے گردے میں پتھری کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ جس سے صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ شفا بخشے آمین

(مبشر احمد طاہر قصور ضلع لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میری منجھلی بہو عزیزہ سکینہ ثروت مورخہ یکم جولائی بروز ہفتہ بوقت چھ بجے شام بعمر ۳۰ سال وفات پا گئیں۔

اِنّا للہ و انّا الیہ راجعون

مرحومہ کے ہاں یکم جولائی کو بعد دوپہر بذریعہ اپریشن لڑکا پیدا ہوا۔ اپریشن میں خون زیادہ نکل گیا اور مرحومہ ڈاکٹروں کی انتھک کوشش کے باوجود جانبر نہ ہو سکی۔ اور چھ بجے شام کے قریب اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملی۔ اسی دن جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں اگلی صبح ۸ بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد قبر پر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ایم اے صدر عمومی ربوہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے نوزائیدہ بچے کے علاوہ چار بچے (دو لڑکے دو لڑکیاں) چھوڑے ہیں جو سب کے سب کم عمر ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اس کے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ (میاں محمد الدین کوٹ نہریان حال دارالبرکات غربی ربوہ)

جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے

سفیر پاکستان لفٹیننٹ جنرل محمد یوسف خان کے اعزاز میں الوداعی دعوت

وانڈزورتھ کے میئر، متعدد ممالک کے ہائی کمشنرز اور بعض سربرآوردہ حضرات کی شرکت

لندن ۲۳ر جون۔ لندن سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پچھلے دنوں جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے مسجد لندن کے محمود ہال میں لفٹیننٹ جنرل محمد یوسف خان صاحب سفیر پاکستان مقیم برطانیہ کے اعزاز میں الوداعی دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں وانڈزورتھ کے میئر نیز گھانا، نائیجیریا، اور گیمبیا کے ہائی کمشنر صاحبان، پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور برطانیہ میں پی آئی اے کے جنرل مینیجر قاضی افضال حسین صاحب نے بھی شرکت کی۔ مہمانوں کی پاکستانی کھانوں سے تواضع کی گئی۔

دعوت طعام کے اختتام پر وانڈزورتھ کے میئر صاحب اور امام مسجد لندن محترم بی اے رفیق صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے سفیر موصوف لفٹیننٹ جنرل محمد یوسف خان صاحب کو الوداع کہا۔ آپ کو اب سوئٹزرلینڈ میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ اور آپ پاکستانی سفارت خانہ کا چارج لینے کی غرض سے وہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ سفیر موصوف نے اپنی جوابی تقریر میں جماعت احمدیہ کی خدمات اور رفاہی سرگرمیوں کو بہت سراہا اور اس طرح بہت اچھے الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے وعدہ کیا کہ آپ زیورک میں جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ مسجد الموسوم بہ "مسجد محمود" میں بھی جایا کریں گے۔ تقریب کے اختتام پر جملہ سربرآوردہ مہمانان کرام کو اندر سے مسجد دکھائی گئی۔

امام مسجد لندن مکرم بی اے رفیق صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ نے اس موقع پر احمدیہ مشن ہاؤس کی عمارت میں مہمان خواتین کے لئے دعوت طعام کا علیحدہ طور پر انتظام کیا۔

پاک بھارت معاہدے کی توثیق کیلئے قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کر لیا گیا

لاہور ۴ر جولائی۔ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کل بھارت سے واپس پہنچنے پر پاکستانی عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ۱۴ر جولائی کو قومی اسمبلی کا خاص اجلاس اسلام آباد میں منعقد ہو گا جس میں عوام کے نمائندے اس سمجھوتے پر جو بھارت اور پاکستان میں ہوا ہے اپنی رائے کا اظہار کریں گے۔ اگر اسمبلی نے اس معاہدہ کی توثیق کر دی تو اس کے ایک ماہ بعد بھارت مغربی پاکستان کی سرحدوں پر اپنے مقبوضہ علاقے خالی کر دے گا۔ اور دونوں ملکوں کی فوجیں سرحدوں سے واپس بلا لی جائیں گی۔ تاہم پاکستان کشمیر کے مسئلہ سے دستبردار نہیں ہوا۔ اور وہاں فوجیں سرحدوں پر جوں کی توں رہیں گی۔ اس سلسلہ میں بعد ازاں بات چیت کی جائے گی۔ آپ نے بتایا کہ ہم نے نہ کوئی خفیہ معاہدہ کیا ہے اور نہ بھارت میں بنگلہ دیش کے سوال پر کوئی بات چیت ہوئی ہے۔ جنگی قیدیوں کی رہائی کے مسئلہ پر اگرچہ ہمیں کوئی کامیابی نہیں ہوئی تاہم بھارت زیادہ دیر تک قیدیوں کو اپنے پاس نہ رکھ سکے گا۔ آپ نے بتایا کہ میں نے عوام سے جو وعدے کئے تھے وہ سب پورے کر دئیے ہیں۔

حکومت سونا حاصل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی

لاہور ۴ر جولائی۔ مرکزی وزیر خزانہ ڈاکٹر مبشر حسن نے ان افواہوں کی تردید کی ہے کہ حکومت عوام سے تمام سونا حاصل کر کے اسے غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے آپ نے فرمایا سونا حاصل کرنے سے کوئی مقصد پورا نہ ہو گا۔ بلکہ اس سے بہت سی پیچیدگیاں اور مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔

سرحد پولیس ہڑتال نہیں کرے گی

پشاور ۴ر جولائی۔ فرنٹیئر پولیس ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ صوبائی مشیروں اور ایف ایس آئی کے درمیان تنازعہ کے باعث پولیس ملازمین ہڑتال نہیں کریں گے۔ جنرل سیکرٹری نے مزید بتایا کہ ایسوسی ایشن کے آئین و ضوابط کے تحت کسی لڑائی اور تنخواہ کے مسئلہ کو ہڑتال کا موضوع نہیں بنایا جا سکتا۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان

دو طرفہ تعلقات کی بنیاد پر جزوی سمجھوتہ کا اعلان کر دیا گیا

مغربی محاذ پر جموں و کشمیر کے سوا باقی تمام مقامات پر فریقین کی فوجیں اپنی سرحدوں پر واپس چلی جائیں گی

اسلام آباد ۳ر جولائی۔ آج صبح ۹ بجے پاکستان اور بھارت کی طرف سے مشترکہ طور پر بیک وقت ایک اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے ۲-۳ر جولائی کی درمیانی شب کو بارہ بج کر چالیس منٹ پر دو طرفہ تعلقات کی بنیاد پر پاکستان اور بھارت کے درمیان ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے ہیں جس کی رُو سے مغربی محاذ پر فریقین کی فوجیں اپنی اصلی سرحدوں پر واپس چلی جائیں گی۔ البتہ جموں و کشمیر میں دونوں ملکوں کی فوجیں کسی مناسب تصفیہ ہونے تک موجودہ جگہوں پر برقرار رہیں گی۔ اور اس بارہ میں ان کے موقف پر اس سمجھوتہ کی وجہ سے کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

اس سمجھوتہ کا اعلان نہایت ڈرامائی رنگ میں عین اس وقت کیا گیا جب کہ سمجھوتہ میں کامیابی کی تمام امیدیں بظاہر ختم ہو چکی تھیں۔ رات صدر بھٹو نے مسز اندرا گاندھی کے اعزاز میں جو دعوت دی تھی اس کے اختتام پر ۲۰ منٹ تک مسز اندرا گاندھی اور صدر بھٹو کے درمیان تنہائی میں ملاقات ہوئی جس کے بعد دونوں نے اپنے مشیروں کو بھی گفتگو میں شامل کر لیا بعد ازاں مسز اندرا گاندھی نے اپنی کابینہ کے چار وزراء سے مشورہ کیا جس کے بعد بارہ بج کر ۴۰ منٹ پر بھارتی اور پاکستانی وزراء اور اخبار نمائندوں کی موجودگی میں سمجھوتہ پر دستخط کر دیئے گئے۔ سمجھوتہ میں مزید کہا گیا ہے کہ جنگی قیدیوں کی رہائی اور دیگر معاملوں پر دونوں ملکوں کے درمیان پھر بات چیت میں غور کیا جائے گا۔ دونوں ملک اپنے اختلافات کو پر امن طریق سے حل کرنے کا عہد کرتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں اقوام متحدہ کے منشور کو پیش نظر رکھیں گے دونوں ملک ایک دوسرے کی علاقائی سالمیت اور سیاسی آزادی کا احترام کریں گے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف طاقت استعمال کرنے یا طاقت استعمال کرنے کی دھمکی دینے سے گریز کریں گے دونوں ملکوں کے سربراہ آئندہ ملاقاتوں میں دونوں ملکوں کے درمیان سفری اور تجارتی سہولتوں اور مواصلات کے نظام کو بہتر بنانے اور دیگر تمام اختلافی مسائل پر بات چیت کریں گے اس سلسلے میں باہمی رضامندی سے دوبارہ دونوں ملکوں کے سربراہوں کی ملاقات کا انتظام کیا جائے گا جس میں اس امر پر بھی غور کیا جائے گا کہ تعلقات کو معمول پر لانے کے لئے مزید کیا اقدامات کئے جائیں۔